

میں یہ مسئلہ ہے زیادہ شدت اختیار کر چکا ہے جہاں ہر ہزار افراد میں سے 5.3 جبری مشقت کا شکار ہے۔

INTERNATIONAL DAY FOR THE ABOLITION OF SLAVERY
DECEMBER 2



میں لائے میں مدد سے سکے۔
فریت، تعلیم کی سکھ، مستقل عدم مساوات اور اسلحہ، مافیائی جیسے سماجی و اقتصادی عوامل کو کمزور کرنا بھی تاکڑ ہے تاکہ افراد کو جبری مشقت کا شکار ہونے سے بچایا جاسکے۔ متاثرین کی بحالی اور انہیں وسائل فراہم کرنا بھی اہم ہے تاکہ وہ بارہا معاشرے میں شامل ہو سکیں۔ کوکہ 2024 میں، جدید غلامی کے خاتمے کی کوششیں مزید اہم ہو چکی ہیں۔ عالمی بندوبست کا آغاز کیا جا رہا ہے تاکہ کیڑیگری جبری مشقت کی علامات سے آگاہ کیا جاسکے۔ مختلف ممالک میں انسانی اسٹاک کے خلاف قوانین کو مضبوط بنایا جا رہا ہے اور کاروباروں کو اخلاقی طریقے اپنانے پر زور دیا جا رہا ہے۔



دنیابھر میں 50 ملین سے زائد افراد جدید غلامی کا شکار ہیں۔

تعداد اور 27.6 ملین جی، جی 2016 کے مقابلے میں 2.7 ملین زیادہ ہے۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر فوجی طور پر مسلح کردہ جبری مشقت کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ مشقت کسی بھی شکل کے محدود نہیں بلکہ دنیا بھر میں موجود ہے اور زیادہ تر متاثرین ایشیا اور وسطی ایشیا (15.1 ملین)، یورپ اور وسطی ایشیا (4.1 ملین)، افریقہ (3.8 ملین)، امریکہ (3.6 ملین) اور عرب ممالک (0.9 ملین) میں پائے جاتے ہیں۔ عرب ممالک میں مشقت سے پیدا ہونے والا سالانہ عالمی منافع 236 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ چکا ہے، جو ان حدودوں کی چوری شدہ اجرت کی نمائندگی کرتا ہے جو پہلے ہی اپنے خاندانوں کی کفالت کے لیے محدود کر دیے گئے ہیں۔ یہ انحصار نہ صرف متاثرین کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ وسیع تر اقتصادی اثرات جیسے کہ کوئی گیس کی آمدنی میں کمی اور جرنلینڈ ورکر کو تقویت دینا بھی مرتب کرتا ہے۔ 2021 میں جبری مشقت کا کل فراڈی

اس کو پیش نظر کرتے ہیں کہ یہ یہ غلامی صرف ترقی پذیر ممالک کا مسئلہ ہے اور یہ اجرت کرتے ہیں کہ انحصار کی بڑی معامی سطح پر بڑھ کر ہو رہی ہے۔ جبری مشقت کا مسئلہ بھی ایک سنگین عالمی پیچھے چکا ہے جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ بین الاقوامی محنت تنظیم (ILO) کی حالیہ رپورٹ 'منافع اور فریت، جبری مشقت کی حقیقت' میں خطرناک اعداد و شمار سامنے آئے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق، جبری مشقت کی شرح تقریباً 2014 سے 2021 تک دوگنی ہو گئی ہے۔ اس کا سب سے زیادہ خطر ہوتا ہے، جو اس مسئلے کے حل کے لیے فوری اور مخصوص اقدامات کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ جدید غلامی میں مختلف اقسام کی انسانی حقیقتیں شامل ہیں، جن میں جبری مشقت، قرض کی غلامی، جبری شادی اور انسانی اسٹاک شامل ہیں۔ مالاکہ اس کی کوئی قانونی تعریف موجود نہیں، لیکن یہ اصطلاح ایسے حالات کو ظاہر کرتی ہے جہاں افراد کو، جبراً، شادی یا غلامی کے باعث اپنی حالت سے نکلنے کے قابل نہیں ہوتے۔ یہ مسئلہ کسی ایک علاقے یا ملک تک محدود نہیں بلکہ تقریباً ہر ملک میں موجود ہے اور نسلی، ثقافتی اور مذہبی حدود سے بالاتر ہے۔ ILO کے مطابق، 52 لاکھ جبری مشقت کے شکار اور 25 لاکھ جبری شادی کے شکار دوسری یا زیادہ آمدنی والے ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار

شامل ہوتی ہے جو ہر کوئی یا جبراً کی جاتی ہے۔ یہ ایک سنگین جرم ہے جو بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، خاص طور پر جب اس کے شکار شدہ افراد میں بچے شامل ہوں۔ انسانی اسٹاک کے ذریعے حاصل کردہ انحصار میں جسم فروشی، جبری مشقت اور اضافی غیر قانونی خرید و فروخت شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ادارے سے اس بات پر زور دیتے ہیں کہ غلامی کے متاثرین کو قانونی مدد، معافی مسائل اور تفریقیت کی حمایت فراہم کی جانی چاہیے تاکہ وہ ایک بہتر زندگی گزار سکیں۔

جدید غلامی کے خاتمے کے لیے بین الاقوامی دن کی مناسبت سے منایا جائے گا اس دن کا مقصد جدید غلامی کی تمام صورتوں جیسے انسانی اسٹاک، جنسی انحصار، بچوں کی بچرین مشقت، جبری شادی اور بچوں کی سنگین حالت میں جبری بھرتی کو ختم کرنے پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔ غلامی نے تاریخ کے مختلف ادوار میں کئی نفسیاتی اور جسمانی ناپائیدار اثرات کی پائی اور جدید و دونوں صورتیں موجود ہیں۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اداروں نے ان پرانی غلامی کی صورتوں کو دوبارہ جاننے کی ضرورت کو اجاگر کیا ہے، جسے جبری شادی اور متعلقہ صورتوں کی جبری مشقت کے خلاف معافیوں اور مقامی گروہوں کی جبری مشقت کے خلاف معافیوں سے جاری اقتصادی سولک کا نتیجہ ہے۔ جدید معیشت میں غلامی کی ترقیاتی حکمت عملی

اور انسانی اسٹاک شامل ہیں۔ جبری مشقت غلامی کی سب سے زیادہ خطرناک صورت ہے اور اس کے ذریعے بین الاقوامی سطح پر ہونے والے جرائم کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ خطر ہوتا ہے، جو اس مسئلے کے حل کے لیے فوری اور مخصوص اقدامات کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ جدید غلامی میں مختلف اقسام کی انسانی حقیقتیں شامل ہیں، جن میں جبری مشقت، قرض کی غلامی، جبری شادی اور انسانی اسٹاک شامل ہیں۔ مالاکہ اس کی کوئی قانونی تعریف موجود نہیں، لیکن یہ اصطلاح ایسے حالات کو ظاہر کرتی ہے جہاں افراد کو، جبراً، شادی یا غلامی کے باعث اپنی حالت سے نکلنے کے قابل نہیں ہوتے۔ یہ مسئلہ کسی ایک علاقے یا ملک تک محدود نہیں بلکہ تقریباً ہر ملک میں موجود ہے اور نسلی، ثقافتی اور مذہبی حدود سے بالاتر ہے۔ ILO کے مطابق، 52 لاکھ جبری مشقت کے شکار اور 25 لاکھ جبری شادی کے شکار دوسری یا زیادہ آمدنی والے ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار

فریت، تعلیم کی سکھ، مستقل عدم مساوات اور اسلحہ، مافیائی جیسے سماجی و اقتصادی عوامل کو کمزور کرنا بھی تاکڑ ہے تاکہ افراد کو جبری مشقت کا شکار ہونے سے بچایا جاسکے۔ متاثرین کی بحالی اور انہیں وسائل فراہم کرنا بھی اہم ہے تاکہ وہ بارہا معاشرے میں شامل ہو سکیں۔ کوکہ 2024 میں، جدید غلامی کے خاتمے کی کوششیں مزید اہم ہو چکی ہیں۔ عالمی بندوبست کا آغاز کیا جا رہا ہے تاکہ کیڑیگری جبری مشقت کی علامات سے آگاہ کیا جاسکے۔ مختلف ممالک میں انسانی اسٹاک کے خلاف قوانین کو مضبوط بنایا جا رہا ہے اور کاروباروں کو اخلاقی طریقے اپنانے پر زور دیا جا رہا ہے۔

دنیابھر میں 50 ملین سے زائد افراد جدید غلامی کا شکار ہیں۔

شامل ہوتی ہے جو ہر کوئی یا جبراً کی جاتی ہے۔ یہ ایک سنگین جرم ہے جو بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، خاص طور پر جب اس کے شکار شدہ افراد میں بچے شامل ہوں۔ انسانی اسٹاک کے ذریعے حاصل کردہ انحصار میں جسم فروشی، جبری مشقت اور اضافی غیر قانونی خرید و فروخت شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اداروں نے ان پرانی غلامی کی صورتوں کو دوبارہ جاننے کی ضرورت کو اجاگر کیا ہے، جسے جبری شادی اور متعلقہ صورتوں کی جبری مشقت کے خلاف معافیوں اور مقامی گروہوں کی جبری مشقت کے خلاف معافیوں سے جاری اقتصادی سولک کا نتیجہ ہے۔ جدید معیشت میں غلامی کی ترقیاتی حکمت عملی

جدید غلامی کے خلاف جدوجہد ایک اخلاقی ذمہ داری

جدید غلامی کے خلاف جدوجہد ایک اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اس کو پیش نظر کرتے ہیں کہ یہ یہ غلامی صرف ترقی پذیر ممالک کا مسئلہ ہے اور یہ اجرت کرتے ہیں کہ انحصار کی بڑی معامی سطح پر بڑھ کر ہو رہی ہے۔ جبری مشقت کا مسئلہ بھی ایک سنگین عالمی پیچھے چکا ہے جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ بین الاقوامی محنت تنظیم (ILO) کی حالیہ رپورٹ 'منافع اور فریت، جبری مشقت کی حقیقت' میں خطرناک اعداد و شمار سامنے آئے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق، جبری مشقت کی شرح تقریباً 2014 سے 2021 تک دوگنی ہو گئی ہے۔ اس کا سب سے زیادہ خطر ہوتا ہے، جو اس مسئلے کے حل کے لیے فوری اور مخصوص اقدامات کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ جدید غلامی میں مختلف اقسام کی انسانی حقیقتیں شامل ہیں، جن میں جبری مشقت، قرض کی غلامی، جبری شادی اور انسانی اسٹاک شامل ہیں۔ مالاکہ اس کی کوئی قانونی تعریف موجود نہیں، لیکن یہ اصطلاح ایسے حالات کو ظاہر کرتی ہے جہاں افراد کو، جبراً، شادی یا غلامی کے باعث اپنی حالت سے نکلنے کے قابل نہیں ہوتے۔ یہ مسئلہ کسی ایک علاقے یا ملک تک محدود نہیں بلکہ تقریباً ہر ملک میں موجود ہے اور نسلی، ثقافتی اور مذہبی حدود سے بالاتر ہے۔ ILO کے مطابق، 52 لاکھ جبری مشقت کے شکار اور 25 لاکھ جبری شادی کے شکار دوسری یا زیادہ آمدنی والے ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار

سابق بھارتی کرکٹر کیلئے دورہ پاکستان آج بھی یادگار

قذافی سٹیڈیم اب گریڈیشن: 70 فیصد کام مکمل

سیڈ شہزاد حسین شیرازی کی صدر ایل آئی اے سے ملاقات

سیاسی و عسکری قیادت بھارت سے اسٹانڈائز میں نئی مہیاں زاہد

سیڈ شہزاد حسین شیرازی کی صدر ایل آئی اے سے ملاقات

سیڈ شہزاد حسین شیرازی کی صدر ایل آئی اے سے ملاقات

سیڈ شہزاد حسین شیرازی کی صدر ایل آئی اے سے ملاقات

سیڈ شہزاد حسین شیرازی کی صدر ایل آئی اے سے ملاقات

سیڈ شہزاد حسین شیرازی کی صدر ایل آئی اے سے ملاقات

سیڈ شہزاد حسین شیرازی کی صدر ایل آئی اے سے ملاقات

سیڈ شہزاد حسین شیرازی کی صدر ایل آئی اے سے ملاقات

سیڈ شہزاد حسین شیرازی کی صدر ایل آئی اے سے ملاقات

سیڈ شہزاد حسین شیرازی کی صدر ایل آئی اے سے ملاقات

